السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں جس کمپنی میں ملازم ہوں، اس سے میں نے زیادہ قیمت پر مکان خریدا ہے کیونکہ میں ایک کم آمدنی والا ملازم ہوں، توکیا یہ وہ سود تو شمار نہ ہوگا، جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ وہ سود نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے بشرطیکہ آپ کے معاہدہ کرنے سے قبل کمپنی اس مکان کی مالک ہو۔ اگر انسان کسی چیز کو اس کی موجودہ قیمت سے زیادہ پر ادھار کی صورت میں خریدے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس کے جواز پر مسلمانوں کا اجماع نقل فرمایا ہے اور پھر اس میں بائع و مشتری دونوں ہی کی مصلحت ہے۔ بائع کا فائدہ یہ ہے کہ اسے قیمت زیادہ ملتی ہے اور مشتری کا فائدہ یہ ہے کہ اسے قیمت ادا کرنے کے لیے مہلت مل جاتی ہے اور یہ سود نہیں ہے کیونکہ سود تو کچھ معین اشیاء کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں مذکور ہیں اور وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(الذہب بالذہب' والفضة بالفضة' والبر بالبر' والشعیر بالشعیر' والتمر بالتمر' والملح بالملح' مثلا بمثل' سواء بسواء' یدا بید) (صحیح مسلم' المساقاة' باب الصرف و بیع الذہب بالورق نقدا' ح : 1587)

"سونا سونے کے ساتھ، چاندی چاندی کے ساتھ، گندم گندم کے ساتھ، جو جو کے ساتھ، کھجور کھجور کے ساتھ اور نمک نمک کے ساتھ، جب کہ وہ ایک جیسے، برابر برابر اور دست بدست ہوں۔"

ان چھ اشیاء اور جو علت میں ان میں شریک ہوں (حسب اختلاف علماء) ان میں سود ہے اور جو چیز اپنی ہی جنس کے ساتھ بیچی جا رہی ہو، اس کے لیے دو شرطیں ہیں۔ (1) تول والی اشیاء وزن میں اور ناپ والی اشیاء ناپ میں برابر ہوں۔ (2) فریقین الگ الگ ہونے سے پہلے قبضہ میں لے لیں اور اگر کوئی چیز کسی دوسری جنس کے ساتھ بیچی جا رہی ہو تو پھر مساوی ہونا شرط نہیں ہے، لیکن جب اسے کسی ایسی چیز کے ساتھ بیچا جا رہا ہو جو اس کے ساتھ علت میں اشتراک رکھتی ہو تو پھر ضروری ہے کہ دونوں الگ الگ ہونے سے پہلے اسے قبضہ میں لے لیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(فاذا اختلفت ہذہ الاصناف' فبیعوا کیف شئتم' اذا کان یدا بید) (صحیح مسلم' المساقاة' باب الصرف و بیع الذہب بالورق نقدا' ح : 1587)

"جب یہ اصناف مختلف ہوں تو پھر جیسے چاہو بیچو جب کہ سودا دست بدست ہو۔"

اور وہ اشیاء جو ان اصناف کے سوا اور علت میں مشترک ہوں تو ان میں سود نہیں ہے، مثلاً حیوان اور کپڑوں وغیرہ کی بیع۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا تو وہ ایک اونٹ خریدتے کہ جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے تو دو اونٹ ادا کر دیں گے [1] اور دو اونٹ لیتے کہ وہ تین دیں گے، لیکن اگر سودے میں درہم آ جائیں اور ادا کرنے کے لیے مدت کا تعین کیا جائے تو یہ حرام ہے کیونکہ یہ سود ہے۔

---

[1] سنن ابی داود، البیوع، باب فی الرخصة، حدیث : 3357

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی